اشعار کی تشریح

بہادر شاہ ظفر:(1775-1862)

بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ تھے جنہیں ناکام جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کے ہاتھوں بے حد ذلت اٹھانا پڑی اور انتہائی برے حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کی زندگی میں بے پناہ دکھ، کرب اور حزن و ملال پایا جاتا ہے۔ زندگی کے آخری ایام انتہائی کسمپرسی کے عالم میں گزارے۔ یہ غزل بھی انہی دنوں کی یادگار ہے۔ یہ عبارت ہر شعر کی تشریح سے پہلے لکھیں۔

شعر1۔ لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں

کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے اپنی زندگی کی مشکلات اور مسائل سے گھبرا کر اپنی محرومی اور مجبوریوں کا اظہار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس اجاڑ اور ویران بستی میں میرا دل ہرگز خوش نہیں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہ دن گزر گئے جب

نہیں لگتا کہتا ہے کہ آج تک اس دنیا میں کسی کا ساتھ نہیں دیا تو میرا کیوں دے گی۔ میرا دل رنج و غم سے بوجھل ہے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ میں اس حکم سے چھٹکارا پا سکو میں سخت پریشان اور بدحال ہوں مگر خود کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ کون ہے جسے دنیا میں بقاء دوام حاصل ہے اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو غم سے نجات حاصل کرلے۔یہاں ہر شخص دکھی اور پریشان ہے۔

شعر2۔ عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن

دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

تشریح:

شاعر نے اس شعر میں اس مختصر ترین، عارضی اور بے ثبات زندگی کو طنز عمر درازی یعنی لمبی عمر کہا ہے۔ خوشی کے لمحات جلدی گزر جاتے ہیں جبکہ دکھوں اور غموں سے بھرے دن طویل ہوجاتے ہیں۔ ہماری یلوط زندگی بظاہر بہت طویل ہوتی ہے حقیقت میں بہت ہی عارضی مختصر ہے۔ انسان آدھی زندگی خواہش کرتے اور آدھی زندگی خواہش کی تکمیل کا انتظار کرتے گزار دیتا ہے۔ شاعر کا خیال ہے کے اس دنیا میں کوئ خواہش کبھی پوری نہیں ہوتی۔موت آجاتی ہے۔ انسان کی خواہشات کبھی پوری ہوتی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔

شعر 3۔ بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ

قسمت میں قید لکھی تھی فصل بہار میں

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی قسمت پر شاکر دکھائی دیتا ہے۔ شاعر چونکہ زندان میں کہہ دے اور اپنے قید ہونے کے بارے میں بالکل پریشان نہیں۔ ویسے تو بلبل اپنی قیادت پر پریشان اور خوفزدہ رہتا ہے کیونکہ رات پرندہ قید کو پسند نہیں کرتا مگر یہ ایسا پھول ہے جو اپنی قیادت پر غمزدہ نہیں ہے اسے نہ مالی سے گلا ہے اور نہ صیاد سے شکوہ ہے۔ اس شعر میں بلبل سے مراد شاہ کی اپنی ذات باغبان سے مراد دوست ہے اور صحت سے مراد فرنگی ہے شاعر کہتا ہے کہ مجھے نہ انگریزوں عزیزو اقارب سے گلا ہے اس میں کوئی قصور نہیں اور اپنی تباہیوں کا کسی سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے۔یہ سب کچھ تو قسمت ہی میں لکھا تھا۔

شعر 4۔ ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں

اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغدار میں

تشریح:

اسے شعر میں شاعر انسان کی مختصر زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان اس دنیا میں آتے ہوئے اللہ تعالی سے یہ مختصر زندگی مانگ کر لایا تھا۔ شاعر نہایت مایوسی، محرومی اور بے بسی کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں کہ میرا دل دکھوں غموں اور پریشانیوں سے بھرا پڑا ہے۔ ادھوری خواہشات کا بھی انتہا ہجوم ہے میں زخم اور داغ ہیں کہ اب یہاں مزید حسرت اور آرزو کی گنجائش نہیں ہے۔ چناچہ ان نئ حسرتوں سے کہو کہ کوئ اور ٹھکانہ ڈھونڈیں ۔ شاعر بہت پریشان ہے اور کہتا ہے کہ اب ساری خواہشیں اور تمنا ئختم ہو چکی ہیں ،زندگی کے باقی دن گن گن کر گزار رہا ہوں۔

شعر5۔ دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہوگئی

پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنج مزار میں

تشریح:

شاعر کا یہ شعر ان کی بے بسی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ان کی زندگی غم ور درد سے بھری ہوئی تھیں اور عمر کے آخری ایام تو انہیں گن گن کر گزارنے پڑے۔ چنانچہ یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی زندگی کی شام ہونے والی ہے۔ چونکہ بہادر شاہ ظفر کے سامنے اپنی زندگی کی شادمانی اور آزادی ہے اس لیے اسے تنہائی اور کیڈ ستاتی ہے مگر خود کو کہتے ہیں کہ آپ میری زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں میں نے پریشانی اور تکلیف دیکھی ہیں اب ختم ہونے والی ہیں

شعر6۔ کتنا ہے بد نصیب ظفرؔ دفن کے لیے

دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

تشریح:

شاعر چونکہ برصغیر کا بادشاہ تھا 1857ء کی جنگ آزادی کی زبردست ناکامی کے بعد بہادر شاہ کو انگریزوں نے جلا وطن کردیا اسے لال قلعے سے نکال کر رنگون میں قید کردیا ہر محب وطن کی طرح ان کی بھی دلی خواہش تھی کہ موت کے بعد ان کی آخری آرام گاہ وطن عزیز میں ہو مگر تقدیر کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ شاعر کتنا بد نصیب انسان ہے کہ جس میں محبوب وطن کی محبت میں اتنی صدمے اٹھائے، اس کی خاطر موت کو گلے لگایا، اسے اس گلی میں دفن ہونے کے لیے تھوڑی سی جگہ بھی نہ مل سکی۔ بہادر شاہ ظفر نے قسمت کی اسی ستم ظریفی کا ماتم کیا ہے۔